مسعود الرحمٰن ولد مولانا عبد الواحد نقیب

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

علامہ مرحوم جیسی ہمہ گیر شخصیت پر مجھ جیسے بندے کا طبع آزمائی کرنا، بہرحال خود میرے لئے بھی بڑا عجیب معاملہ ہے۔ علامہ کا پر وقار نام سنتے ہی انسان پر ایک رعب و دبدبے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کا پر جلال چہرہ نظروں کے آگے گھوم سا جاتا ہے۔ ان کی علمی ہیبت دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر دیتی ہے۔ ان کی لازوال پر مغز تقاریر انسان میں بے خوفی کا سورج طلوع کر دیتی ہیں اور ان کی تصانیف سے لوگوں میں اسلامی کی حقیقی صورت گھر کر جاتی ہے واقعی

ماٸیں ایسے بچے جنتی ہیں بہادر خال خال

میں ابھی تک تذبذب کی حالت میں ہوں کہ کون سے الفاظ زیر ترتیب لاؤں جو ان کی صحیح عکاسی کر سکیں؟ میں کیسے ان کی شخصیت پر قلم کو خم کروں جو خود "قلم و قرطاس" کے بے تاج بادشاہ تھے؟

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی بھرپور شخصیت سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ وہ صرف حق بات کہتے، حق بات سنتے اور حق بات پر ہی عمل کرتے تھے۔ اور باطل کے لئے تو جیسے تیغ بے نیام تھے۔ وہ باطل کے لئے اس کی مثل تھے کہ۔

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

اور یہ بات ان کی تمام زندگی پر اثر ڈالے ہوئے تھی۔ ان کے نزدیک "حق وباطل" ہی "دوستی و دشمنی" کا معیار تھا۔ اہل حق کے ساتھ انتہائی نرمی سے پیش آتے جبکہ باطل پر اس طرح برستے کہ بس۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

آج انہیں صحابہ کی صحبت میں شامل ہوئے تقریباً ۳۰ سال ہو چلے لیکن ان کی یاد ابھی بھی ہمارے دلوں میں بہار کے گلاب کے طرح مہک رہی ہے۔

علامہ نے پوری زندگی حق کی خاطر نہ اقتدار کو دیکھا نہ اختیار کو' نہ حکومت کو دیکھا نہ وقار کو' نہ اپنے کو دیکھا نہ غیر کو... ہاں! اگر دیکھا تو یا رب کے قرآن کو یا محمد کے فرمان کو۔ جو شخص انہیں اس معیار پر پورا اترتا نظر آتا تو اس پر دل وجان سے نثار ہو جاتے اور اگر معاملہ الٹ ہوتا تو ایسے لگتا جیسے فرما رہے ہوں۔

ہم سے الجھو گے تو انجام قیامت ہو گا
ہم نے روندا ہے زمانے میں حسینوں کا وقار.

علامہ باطل پر لپکتے' اسے جھنجھوڑتے' حق کو بلند کرتے۔ آپ اکثر فرماتے کہ...

"سنو! اگر تم نے خود کو مدینے والے کے مطابق ڈھال لیا تو احسان الٰہی ظہیر تمہاری خاطر ٹینکوں کے سب سے آگے کھڑا ہو گا۔"

وہ صرف اقوال تک ہی نہ رہتے انہوں نے ایسا کر بھی دکھایا

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

علامہ اپنے مسلک کے بارے میں بے حد حساس تھے۔ عقیدہ حق پر جان دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔ ان کا نظریہ یہ تھا کہ

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

ان کا نظریہ تھا کہ "نگاہ حبیبؐ" میں گلہ کی نمی نہ آنے پائے کہ اگر اس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی تو نہ دنیا ہی رہی نہ آخرت۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ....

آؤ! بات وہ کرو جو قرآن وسنت کے مطابق ہو' ورنہ چلے جاؤ۔ مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔"

ایسے ذہین' فطین اور حسین انسان کے لئے کیا لکھوں کہ...

"کبھی وہ امام ابن تیمیہ کا پرتو نظر آتے ہیں' کبھی احمد ابن حنبل کی طرح حکمرانوں سے

ٹکراتے نظر آتے ہیں ' کبھی شاہ اسماعیل شہیدؒ کی طرح باطل سے جہاد کرتے نظر آتے ہیں ' کبھی ثناء اللہ امرتسری کی طرح دشمنوں کو " میدان علم " میں شکست دیتے دکھائی دیتے ہیں ' کبھی " میدان خطابت " میں ابراہیم سیالکوٹی کی یاد تازہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ غرض نہ جانے وہ کیا کچھ تھے ؟ اللہ نے انہیں دولت ' شہرت اور عزت خوب دی ۔ انہوں نے جو مانگا وہ ملا اور آخر انہوں نے جس چیز کی تمنا جناح ہال میں سنہ ۱۹۸۶ء میں کے لازوال خطاب میں کی رب نے اسے فوراً ہی پورا کردیا ۔

شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

آپ اکثر فرماتے تھے کہ ۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

علامہ کی شخصیت ایسی ہے انسان اس پر لکھتا ہی چلا جائے تو بھی یہ سوچ ضرور پیدا ہو گی کہ ابھی ۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے مقامات کو بلند فرمائے ۔ آمین ۔

نیز مجھے اپنے جوان بھائیوں سے ' اپنے معزز بزرگوں سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ تمہیں کچھ علم ہے کہ نہیں ۔ تمہیں کچھ پتہ بھی ہے کہ ہمارا کتنا عظیم نقصان ہوا ہے ۔ خدارا اسے محسوس کیجئے ۔ صرف ان کی ذات کے متعلق سوچنا ہی اصل مقصد نہیں بلکہ ہم سب کو ' اسی ملک کے لئے ' اس قوم کے لئے ' اس امت کے لئے ' رب کے قرآن اور نبی کے فرمان کے مطابق نظام کو نافذ کرنے کے لئے " احسان الٰہی ظہیر " بننا ہے ۔ آہ

وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دئے
ڈھونڈا تھا جن کو آسماں نے خاک چھان کر